لقوہ

لقوہ کو چہرے کا فالج کہتے ہیں۔ یہ دماغ کے نقص کی وجہ سے نہیں بلکہ چہرے کو متحرک رکھنے والی ایک نس کے دب جانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ نس دماغ سے نکل کر کان کے اندرونی حصے سے ہوتی ہوئی چہرے میں داخل ہوتی ہے۔ اگر اس نس پر دباؤ بڑھ جائے یا سوجن ہو جائے تو یہ کام کرنا بند کر دیتی ہے جس سے چہرہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے اور آنکھ بند نہیں ہوتی۔ اس کی زیادہ تر وجہ کان کی تکلیف یا گلے کی خرابی ہوتی ہے۔

نوے فیصد لوگوں میں لقوہ بغیر علاج کئے خود ہی دو تین ہفتوں میں ٹھیک ہو جاتا ہے۔ لوگوں میں یہ غلط تاثر بہت عام ہے کہ لقوہ کے مریضوں کو جنگلی کبوتر کھلانے چاہیئے۔ چنانچہ لوگ علاج کروانے کی بجائے جنگلی کبوتروں کے شکار کے لئے نکل جاتے ہیں۔ لقوہ تو خود بخود ٹھیک ہو جاتا ہے لیکن کریڈٹ جنگلی کبوتروں کو مل جاتا ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ علاج نہیں کروانا چاہیئے۔ علاج اس لئے ضروری ہے کہ دس فیصد کے قریب جو لوگ ٹھیک نہیں ہو پاتے یا دیر سے ٹھیک ہوتے ہیں ان کو اگر ادویات اور ورزشیں وقت پر کرائی جائیں تو ان کے ٹھیک ہونے کی رفتار تیز ہو جائے۔

اگر مریض کی شوگر یا بلڈ پریشر پر اثر نہ پڑے تو لقوہ کے علاج کے لئے Steroid ادویات دے دینی چاہیئے۔

اس کے علاوہ مریض کو مالش یا بجلی کے جھٹکے لگوانے چاہیئے کہ انہیں اس کا فیصلہ بھی ڈاکٹر نے کرنا ہوتا ہے۔ میرے خیال میں ایسی تھراپی تین ہفتے کے بعد اگر آرام نہ آئے تو شروع کرنی چاہیئے لیکن چہرے کی ورزش فوری طور پر شروع کر دیں جس میں غبارے پھلانا، منہ چڑانا، آنکھیں بند کرنا وغیرہ شامل ہیں۔

ایسے مریضوں کی آنکھوں سے پانی خارج ہوتا رہتا ہے جس کی وجہ آنکھ کا نہ جھپکنا ہے اور چونکہ وہ کھلی رہتی ہیں اس لئے اسے بے شک پلاسٹ یا سرجیکل ٹیپ سے بند کر دیں یا چشمہ پہن کر رکھیں تا کہ اس کو ہوا اور گرد سے محفوظ رکھ سکیں۔

چار سے پانچ فیصد افراد ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں لقوہ مکمل طور پر ٹھیک نہیں ہوتا یا پھر ٹھیک ہونے میں چند ماہ بھی لگ سکتے ہیں۔ ایسے مریضوں کو چاہیئے کہ وہ کسی مستند ڈاکٹر سے مشورہ کرتے رہیں۔